

THE SCHOLAR

Islamic Academic Research Journal

ISSN: 2413-7480(Print) 2617-4308 (Online)

DOI:10.29370/siarj

Journal home page: http://siarj.com



آبی مسائل کے حل میں اسلامی تعلیمات کا کردار (پاکستان کے تناظر میں)

RESOLUTION OF AQUATIC ISSUES IN THE LIGHT OF ISLAMIC INSTRUCTIONS : A SPECIAL STUDY IN PAKISTANI PERSPECTIVE

1. Allah Ditta

Ph.D. Scholar Department of Islamic Studies,

Bahauddin Zakariya University, Multan. Pakistan

Email: profabughufran475@gmail.com

ORCID ID:

https://orcid.org/0000-0002-5292-4534

2. Dr. Muhammad Amjad

Assistant Professor Department of Islamic

Studies, Bahauddin Zakariya University,

Multan, Pakistan

Email: amjad_mailsi@yahoo.com

ORCID ID:

https://orcid.org/0000-0003-0873-8360

To cite this article:

Allah Ditta, Muhammad Amjad, "RESOLUTION OF AQUATIC ISSUES IN THE LIGHT OF ISLAMIC INSTRUCTIONS: A SPECIAL STUDY IN PAKISTANI PERSPECTIVE" *The Scholar-Islamic Academic Research Journal* 6, No. 1 (May 31, 2020): 1–25.

To link to this article: https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar3

<u>Journal</u> The Scholar Islamic Academic Research Journal

Vol. 5, No. 1 | | January - June 2020 | | P. 1-25

PublisherResearch Gateway SocietyDOI:10.29370/siarj/issue10ar3

URL: https://doi.org/10.29370/siarj/issue10a3

License: Copyright c 2017 NC-SA 4.0

Journal homepagewww.siarj.comPublished online:2019-05-31







آ بی مسائل کے حل میں اسلامی تعلیمات کا کردار (پاکستان کے تناظر میں) RESOLUTION OF AQUATIC ISSUES IN THE LIGHT OF ISLAMIC INSTRUCTIONS: A SPECIAL STUDY IN PAKISTANI PERSPECTIVE

Allah Ditta, Dr. Muhammad Amjad

ABSTRACT:

This investigation aims at to present the Islamic view about the protection of water sources, its significance, and comparison with modern study and to depict the distinctions and similitudes if any. Furthermore, this study will exhibit that Islamic learning could play a pivotal part in protection of water sources, conserving its usage and avoiding its wastage. But unfortunately, this aspect is neglected in our Curriculum that is why the people are unaware about its importance, consumption and scarcity. Water sources not only in the world but also in our country are getting to be depleted and contaminated very quickly. Today, around 60 percent of water sources are too polluted and exhausted for swimming and aquaculture. This situation demands some most appropriate and suitable simple measures from the human beings of the entire world otherwise the shortage of the water would not far away from us in some decades and the whole world would become a barren desert. By simply executing a few sustainability initiatives by promulgating and disseminating the Islamic learning, we can save water and avert contamination. In this way, we could save the precious life of our forthcoming generations and protect the aquatic and terrestrial animals and plants too. In this study, creativities and procedures to protect the water sources have been described in the light of Shāriāh and according to modern research tools

of water research and technology.

KEYWORDS: Water sources, aquaculture, protection, scarcity

کلیدی الفاظ: آبی مسائل، اسلامی تعلیمات، حل، پاکستان، ڈیمنر، آبی انتظامات، آبی ضیاع.

تعارف:

اللہ ربالعزت نے ملک پاکتان کوہر طرح کے قدرتی وسائل سے مالا مال کرر کھاہے مگر ناقص انظامات اور قدرتی وسائل سے درست استفادہ نہ کر سکنے کی وجہ سے یہ قدرتی وسائل بڑی تیزی کے ساتھ ختم ہوتے چلے جارہے ہیں۔ انسانی زندگی کا دار و مدار بہت حد تک پانی پرہے مگر بد قشمتی کے ساتھ پانی جیسی قدرتی نعمت بھی ملک پاکستان سے نایاب ہوتی چلی جارہی ہے۔ جس کی وجہ سے ملک پاکستان عصر حاضر میں شدید آ بی بحران سے گزر رہاہے۔

- 1) ایک تحقیق کے مطابق 1951ء میں ہر شخص کے لئے پانچ ہزار کیوبک میٹر پانی موجود تھا۔ 2025ء میں پاکستان کی آبادی ایک محتاط اندازے کے مطابق 227 ملین ہو جائے گی اور اگر فوراً کچھ ضروری اقد امات نہ اٹھائے گئے توملک پاکستان میں یانی کا بحران خطرناک حد تک بڑھ جائے گا۔ ¹ نہ اٹھائے گئے توملک پاکستان میں یانی کا بحران خطرناک حد تک بڑھ جائے گا۔ ¹
- 2) پاکستان کا گلوبل فوڈ سکیورٹی انڈیکس میں 107 ممالک میں سے 76 وال نمبر ہے اور پاکستان میں اس وقت ایک شخص کے لئے گیارہ سو کیوبک میٹر سے بھی کم پانی رہ گیاہے۔²
- 3) وزارت آبی وسائل کے ذرائع کے مطابق ملک کی ساٹھ فیصد آبادی شعبہ زراعت سے منسلک ہے۔جس کی وجہ سے پانی کی ایک کثیر مقدار در کار ہوتی ہے اور اس کی طلب میں مزید اضافہ ہوتا جلا جارہا ہے۔
- 4) ملک کی صرف تین فیصد آبادی کو پینے کا صاف پانی میسر ہے جس میں سے ستر فیصد پانی گلیشیئر زسے آتا ہے۔ چو بیس فیصد زیر زمین سے جبکہ ایک فیصد دریاؤں اور ندیوں سے آتا ہے۔
 - 5) پاکستان کاشار دنیا کے ان پندرہ ممالک میں کیا جاتا ہے جن کو پانی کی کمی کاشدید خطرہ لاحق ہے۔

¹. Pakistan 2025, Planning Commission Ministry of Planning, Development & Reform Government of Pakistan, p.19, www.pc.gov.pk (accessed on 15-03-2019)

². Pakistan 2025, p17

- 6) کچھ ذرائع کے مطابق کل پانی کا نوے فیصد آب پاشی کے لئے استعال ہوتا ہے، جب کہ اس میں سے پچپاس فیصد پانی فرسودہ کنوؤں کے نظام اور پانی چوری کی وجہ سے ضائع ہور ہاہے جس سے پانی کی قلت میں اضافہ ہوتاجار ہاہے۔
- 7) پاکستان میں کل 155 ڈیم ہیں جن میں تیس دنوں کیلئے پانی ذخیر ہہو سکتاہے حالا نکہ عالمی معیار کے مطابق کم از کم 120 دن کاذخیر ہ ضرور ہوناچاہیے۔3
- 8) ارسا(Indus River System Authority)کے مطابق پاکستان میں بارشوں سے تقریباً ہر سال (8) ارسال 13.7 ملین ایکڑ فٹ پانی آتا ہے لیکن ذخیر ہ کرنے کی سہولیات نہ ہونے کی وجہ سے صرف 13.7 ملین ایکڑ فٹ پانی بچایاجا سکتا ہے۔ 4

یہ تمام حقائق بڑے تلخ ہیں اور بڑی گھمبیر صور تحال کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ یہاں مسکہ زیر بحث کے بارے میں چند سوالات پیدا ہوتے ہیں کہ اسلامی تعلیمات جامع واکمل ہیں اور ان میں زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی موجود ہے۔ اسلام میں جہاں اخروی معاملات کے بارے میں رہبر کی و ہدایت کا مکمل سامان موجود ہے، وہیں دنیوی مسائل کے بارے میں بھی تمام پہلوؤں کو زیر بحث لایا گیا ہے، تو کیا آبی وسائل و ذرائع بارے بھی اسلام میں رہنمائی موجود ہے ؟ کیا اسلامی تعلیمات میں آبی مسائل اور ان کے ممنہ حل کو زیر بحث لایا گیا ہے ؟ آبی مسائل سے نبر د آزما ہونے کے بارے میں اسلام کیا حکمت عملی وضع کرتا ہے ؟ سیر ت النبی اور خلفائے اسلام کے دور میں کیا آبی مسائل موجود تھے ؟ اگر موجود تھے تو انہوں نے ان آبی مسائل کو کیسے حل کیا ؟ کیا یہ تعلیمات دور حاضر سے ہم آ ہنگ ہیں ؟ موجود تھے ؟ اگر موجود تھے تو انہوں نے ان آبی مسائل کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے ؟ زیر بحث مقالہ میں انہی مسائل بارے کلام ان تعلیمات کے ذریعے پاکتان کے آبی مسائل کو کیسے حل کیا جاسکتا ہے ؟ زیر بحث مقالہ میں انہی مسائل بارے کلام کیا گیا ہے ، اور ان سوالات کے جو ابات قرآن و حدیث اور سیر ت النبی کی روشنی میں تلاش کیے گئے ہیں۔

³. 'Ālim Jadīd, Pakistan mīṇ Pānī kī qilat dūr krny k manṣūbay, http://www.urdunews.com/node/261326/ (accessed on 18-03-2019)

⁴. 'Ābid Ḥussain, Pakistan mīṇ Pānī kī qilat kā mas'la kitnā sangīn he, https://www.bbc.com/urdu/pakistan-44790484 (accessed on 18-03-2019)

یانی کی قلت کامسکلہ:

کچھ لوگوں کا یہ خیال ہے کہ پانی کی قلت کبھی بھی و قوع پذیر نہیں ہوگی بلکہ یہ کچھ جدید خیالات کے پروردہ لوگوں کا شوشہ ہے آج کچھ جدید محقق بھی اس بات کی تصدیق و تائید کرتے دکھائی دیتے ہیں کہ دنیا میں حقیقتاً پانی کی کمی نہیں ہوشہ ہے بلکہ اللّدرب العزت نے ایسا آبی چکر متعین فرما دیا ہے کہ اگر انسان اس آبی چکر میں مداخلت نہ کرے تو پانی اپنی مخصوص سطح بر قرار رکھتا ہے لیکن جب انسان مختلف امور جیسا کہ انسانی آبادی میں بے تحاشا اضافہ، آبی ضیاع، شجر کاری کی کمی ، ماحولیاتی آلودگی و غیرہ کے ذریعے اس آبی چکر کو نقصان پہنچاتا ہے تو پھر وہاں پانی کی کمی کے نظائر دیکھنے کو ملتے ہیں دراصل یہ پانی کی کمی نہیں بلکہ انسانی اعمال کا ہی شاخسانہ ہوتا ہے۔ واس بات کی تائید میں جنوبی افریقہ کے شہر کیپ ٹاؤن کی مثال پیش کی جاسمتی ہے۔ و جہاں اللّدرب العزت نے انہیں پانی کی کمی کے بعد وافر پانی سے نواز دیا۔

اورالله ﷺ نے چونکہ قرآن پاک میں بار ہاکہاہے کہ رزق کاذمہ چونکہ اس ذات باری تعالی نے اپنے ذمہ کرم پر لے رکھا ہے۔ اس لیے یہ کبھی بھی ختم یا کم یاب نہیں ہوگا۔ دلیل میں وہ یہ آیت پیش کرتے ہیں:

وَمَا مِنُ دَابَّةِ فِي الْأَرْضِ إِلَّا عَلَى اللهِ رِنْ اتُّهَا 7

"اورزمین پر چلنے والا کوئی جاندار ایسانہیں جس کارزق اللہ کے ذمے نہ ہو۔"

توان کے اس اعتراض کاجواب خود قرآن نے ہی بیان کیا ہے اور قرآن پاک میں اس آبی قلت کے بارے میں یوں کلام کیا گیاہے۔ ارشادر بانی ہے:

قُلُ أَرَأَيْتُمُ إِنْ أَصْبَحَ مَا وُّكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءِ مَعِينٍ 8

⁵. See: Jeremiah Castelo, https://worldwaterreserve.com/water-crisis/water-scarcity-facts/ accessed on (22-01-2019)

⁶ . See: Gina Ziervogel, The water shortage lessons all cities need to learn from Cape Town's "Day Zero" threat https://qz.com/africa/1587143/cape-towns-day-zero-water-shortage-lessons-we-learned/ accessed on (22-04-2019)

⁷. Al-Qur'ān, Sūrah Hūd, 11:6

^{8.} Al-Qur'ān, Sūrah Al-Mulk, 67:30

___________ "تم فرماؤ: بھلاد یکھو توا گرضج کو تمہارا پانی زمین میں دھنس جائے تووہ کون ہے جو تمہیں نگاہوں کے سامنے بہتا ہوا پانی لادے۔"

مولاناامین احسن اصلاحی اس آیت مبار کہ کی تفسیر میں تحریر کرتے ہیں کہ پانی کے پنچ اتر جانے کی دوشکلیں ہوسکتی ہیں۔ پہلی یہ کہ پانی کی سطح ہی اتنی پنجی ہوجائے کہ زمین سے پانی حاصل کر ناجوئے شیر لانے کے ہم معنی بن جائے۔
کتنے علاقے ہیں جہاں پانی کی سطح ہی اتنی پنجی ہے کہ وہاں کوئیں تو در کنار ٹیوب ویل سے بھی پانی نکالناایک کار عظیم ہے۔
اس کی دوسر کی شکل یہ بن سکتی ہے کہ بارش نہ ہونے یا کم ہونے کے سبب سے نہروں، چشموں اور ندیوں کا پانی کم ہو کر گدلا ہوجائے۔ یہاں یہ دونوں مفہوم لینے کی گنجائش ہے۔ ماء معین کے لفظ کی وجہ سے میراذ ہن اس دوسرے مفہوم کی طرف جاتا ہے۔ ویعنی کبھی ایسا وقت بھی آ سکتا ہے کہ دنیا میں پانی کی شدید قلت نمودار ہو جائے۔ چنانچہ اسی لیے اسلام میں پانی کی قلت کے مسئلے کو محسوس کرتے ہوئے اس کے متعلق مختلف احکامات بیان فرمائے گئے ہیں کہ اگر تم کو عنسل یاوضو کی ضرورت ہواور پانی میسر نہ ہو تو اس کے بجائے تم تیم بھی کر سکتے ہو۔

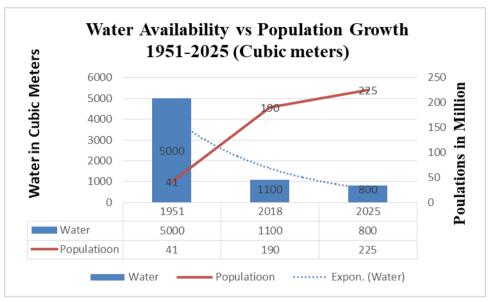
فَكُمْ تَجِدُوا مَاءً فَتَيَهَّمُوا صَعِيدًا طَيِّبًا 10

" پھرتم پانی نہ پاؤتو پاک مٹی سے تیم کرو۔"

یہ حکم اس امر کو صاف ظاہر کرتا ہے کہ پانی کی قلت کی صورت میں متبادل ذرائع کا استعال اسلامی شریعت میں ابتدا سے ہی رائج ہے۔ اسی طرح استخبا کے لیے پانی کے متبادل کے طور پر مٹی کے ڈھیلے استعال کرنے کا حکم بھی موجود ہے۔ بہر حال پانی کی قلت ہے۔ بہر حال پانی کی قلت کا سبب انسانی اعمال ہوں جیسا کہ ماحولیاتی تبدیلی یا آبی ضیاع وغیرہ کی وجہ سے پانی کی قلت ہو جاتی ہے یاحقیقتا گسی علاقے کو آبی بحر ان کا سامنا ہو جیسا کہ بالعموم صحر اؤں اور ریگتانوں میں ہوتا ہے۔ امر واقعہ یہ ہو جاتی ہے کہ اس وقت پوری دنیا بشمول پاکستان شدید آبی قلت کا شکار ہے۔ ذیل میں ایک گراف کے ذریعے پاکستان کی آبی قلت کو واضح کیا جارہا ہے۔

⁹. Amīn Ahsan Islāhī, *Tadabur Qur'ān* (Lahore: Farān Foundation, 1430). V.8.p.502

^{10 .} Al-Qur'ān, Sūrah Al-Nisā, 4:43



Source: Pakistan 2025, p.17

پاکستان کے آئی مسائل اور اسلامی تعلیمات:

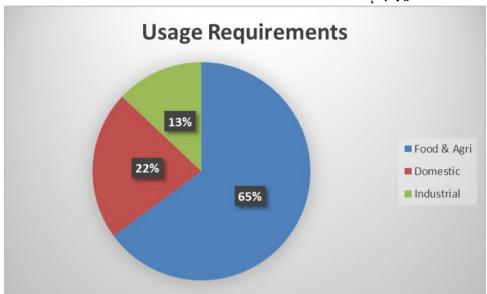
ہندوستان کی آبی جارحیت اور ڈیمنز کے علاوہ جن بڑے آبی مسائل کا پاکستان کو سامنا ہے ان میں پانی کا ضیاع ، آبی آلود گی ، بدانتظامی ، پانی کی چوری اہم ہیں اگران مسائل پر قابو پالیا جائے تو پانی کے بحران کو کم کیا جاسکتا ہے۔اس لیے ان پر تفصیلاً اور دیگر آبی مسائل پر مختصر آکلام کیا جائے گا۔

آبی ضیاع:

بین الا قوامی معیارات کے مطابق ایک صحت مند معاشرے میں ایک فرد کوروزانہ کی بنیاد پر 35گیلن پانی کھانے،
پینے، صحت اور صفائی وغیرہ کے معاملات کے لیے درکار ہوتا ہے اگر ہم اپنی 207 ملین آبادی کویہ پانی فراہم کر ناچاہیں
تواس کے لیے ہمیں صرف 12 ملین ایکڑ فٹ پانی کی ضرورت ہے اور روز بروز کی بڑھتی ہوئی ضروریات کے مطابق
یہ تمام ضروریات 17 ملین ایکڑ فٹ میں پوری ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح ہماری صنعتی ضروریات آٹھ ملین ایکڑ فٹ میں
باآسانی پوری کی جاسکتی ہیں۔ صنعتی ترقی اور پانی کی طلب میں اضافہ کی صور تحال کو پیش نظر رکھ کر دیکھا جائے تواس

آبی مسائل کے حل میں اسلامی تعلیمات کا کردار (پاکستان کے تناظر میں)

کے لیے تقریباً دس ملین ایکڑ فٹ پانی کافی ہے۔ ¹¹ ذیل میں ایک گراف کے ذریعے پاکستان کے آبی استعال اور ان کی ضرورت کو واضح کیا جارہا ہے۔



ایک مختاط اندازے کے مطابق ہم نے پاکستان بننے کے بعد سے اب تک 12000 ملین ایکڑ فٹ پانی ضائع کیا جبکہ بارہ سوچھ ملین ایکڑ فٹ پانی استعال کیا ہے بعنی جتنا پانی ہم نے استعال کیا ہے اس سے کہیں دس گناہ زیادہ پانی ضائع کر چکے ہیں۔ مون سون کے دوران بار شوں سے ہم اسی فیصد کے قریب پانی حاصل کرتے ہیں لیکن اس کا بھی اکثر حصہ ضائع چلاجاتا ہے۔ ایک اندازے کے مطابق 35 ملین ایکڑ فٹ سالانہ پانی ضائع ہور ہاہے۔ 12

یہ تمام اعداد وشار تخمینوں اور اندازوں پر مشتمل ہیں اور حقیقتاً ان کی پیائش ایک مشکل امر ہے۔اسی وجہ سے ایک ادارے کے اعداد وشار دوسرے محقق سے بہت زیادہ تفاوت رکھتا ہے۔ بہر حال ایک بات یقینی ہے کہ ملک پاکستان میں بہت زیادہ مقدار میں پانی ضائع کیا جارہا ہے اور اگر

7

¹¹. For details please see: Ḥasan 'Abbās, Dr., dam-equivalents-the-solution-to-pakistans-water-crisis, https://www.geo.tv/latest/208118-dam-equivalents-the-solution-to-pakistans-water-crisis (accessed on 15-01-2019)

¹². Concluded from the discussion of Ḥasan 'Abbās, Dr., see: https://youtu.be/7pcFbioIkcQ(accessed on 15-01-2019)

آبی مسائل کے حل میں اسلامی تعلیمات کا کردار (پاکستان کے تناظر میں)

ہم صرف یانی کے اس ضیاع کو ہی روک لیں تو کا فی حد تک آ بی بحران پر قابو پایاجا سکتاہے۔اس آ بی بحران کورو کئے میں تعلیم اور شعور کی فراہمی بہت زیادہ اہم کر دار ادا کر سکتی ہے اسلام نے اس ضمن میں ہماری مکمل رہنمائی فراہم کی ہے اور کسی بھی شے کی فضول خرجی سے منع کیاہے بالخصوص یانی کوضائع کرنے کے بارے میں بھی اسلامی تعلیمات بڑی واضح ہیںا گرہم ان کوعام کر س تو یانی کے مسائل کی سنگینی کافی حد تک کم کی حاسکتی ہے۔

شریت مطہرہ میں فضول خرچی کی دوصورتیں بیان کی گئی ہیں۔ پہلی صورت اسراف کی ہے اور دوسری تبذیر کی ہے۔ (i)۔امام علی بن محمد جرجانی اسراف کی تعریف کے بارے میں کہتے ہیں کہ جس مصرف پر خرچ کر ناشریعت کو پیندو محمود ہواس پر حدسے زیادہ صرف کرنااسراف کہلاتاہے۔¹³

(ii)۔ تبذیر سے مراد کسی السے مصرف پر خرچ کرنا جس کے صرف کرنے کی نثریعت میں احازت نہ ہو۔ 14 اسراف و تبذیر دونوں شریعت مطہر ہ میں منع ہیں بلکہ اسراف سے زیادہ ممانعت تبذیر کی ہے کہ اس کامصرف ہی غلط ہے۔ قرآن مقدس میں ایسے لو گوں کے متعلق ارشادر بانی ہے:

> إِنَّ الْمُبَنِّ رِينَ كَانُوا إِخْوَانَ الشَّيَاطِينِ 15 " ہے شک فضول خرچ شیطانوں کے بھائی ہیں۔"

عصر حاضر میں تبذیر کی مثالوں میں سڑ کوں، گلیوں، بازار وں، د کانوں، شاہر اہوں وغیر ہ پر بلاضر ورت پانی کا حپیر کناہے اور اگران کی وجہ سے را ہگیروں کواذیت ہوتی ہوتو یہ امر ناجائز وحرام ہے۔ یو نہی بیرانی قبروں پریانی کا چھڑ کنا بھی تبذیر میں داخل ہے کہ ان قبروں پر پانی چھڑ کنا پانی کوضائع کرناہے جو کہ منع ہے۔ صرف تدفین کے وقت بإنى ڈالا جاسکتاہے۔

اسلام میں کسی بھی کام میں اسراف کی اجازت بالکل نہیں ہے۔قرآن پاک میں اللہ ﷺ نے اسراف کی ممانعت کو یوں بان کیاہے:

¹⁴. Jūrjāni. v.1.p.38

¹³. 'Ali b. Muhammad Jūrjāni, *Al-Ta'rīfāt*, First (Beirut: Dar al Kitab al Arabi, 1405). V.1.p.38

^{15.} Al-Qur'ān, Sūrah Al-Asrā, 17:27

^{16.} Ahmad Razā Khān Barelvī, Fatāwa Raḍawiyya (Lahore: Razā Foundation, 1996).v.9.p.373

كُلُوا وَاشْرَابُوا وَلَا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ 17

"کھاؤاور پیو مگربے جانہ اڑاؤ کیونکہ اللہ فضول خرچ لو گوں کو دوست نہیں رکھتا۔"

اوراس کی بجائے اہل ایمان کو پیہ تھکم دیا گیاہے:

وَالَّذِينَ إِذَا أَنْفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَلِكَ قَوَامًا 18

"اور وہ لوگ کہ جب خرچ کرتے ہیں تو نہ حد سے بڑھتے ہیں اور نہ تنگی کرتے ہیں بلکہ در میانہ، کینی میانہ روی سے کام لیتے ہیں۔"

حدیث میں اسراف کی ممانعت بارے یوں ذکر کیا گیاہے: عبداللہ بن مغفل کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ اللہ علیہ کو یه فر مان ار شاد فر ماتے ہوئے ساعت کیا کہ:

" إِنَّهُ سَيَكُونُ فِي هَذِهِ الْأُمَّةِ قَوْمٌ يَعْتَدُونَ فِي الطَّهُورِ وَالدُّعَاءِ "19"

"عن قریب السے اشخاص اس امت میں آئیں گے جو پاکی اور دعامیں ممالغہ کریں گے۔"

شریعت اسلامیہ نے ہر معاملہ میں میانہ روی کو پیند کیاہے اور بے اعتدالی کو کسی بھی معاملہ میں محمود ومستحسن نہیں گرداناحتی کہ پاکیاور دعاکے معاملہ میں بھی۔عمرو بن شعیب کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی کریم ملٹے آیتے سے وضو کے متعلق سوال کرنے آیاتوآپ نے اس کو تین تین بار عضو کود ھو کر د کھلا یا پھر فرمایا:

"هكذا البضوّ، فبن زادعلى هذا فقد أساء وتعدى وظلم"

"وضواس طرح ہوتاہے توا گر کوئیاس پراضافہ کرے گاتووہ گناہ کرے گا، حدسے تجاوز کرے گااور ظلم کرے گا۔" معلوم ہوا کہ وضو جیسی مقدس عبادت میں بھی مقررہ عد دسے زیادہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ یعنی تین مرتبہ سے زیادہ بلاضرورت شرعی کلی نہیں کی حاسکتی باناک میں پانی نہیں ڈالا حاسکتاا گر کوئی ایسا کرے گا تو یہ امر ناحائز ہوگا۔²¹

17. Al-Qur'ān, Sūrah Al-A'rāf 7:31
18. Al- Qur'ān, Sūrah Al-Furqān 25:67

¹⁹. Sulaimān b. Ash'ath Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd (Beirut: Al-Maktaba al Asriah, n.d.). Hadith. No. 96

²⁰. Ahmad b. Shua'yb Nasāi, *Sunan Nasāi*, Second (Halab: Maktab al Matbo'at al Islamia, 1406). Ḥadith.No.140

²¹ Muḥammad Amīn Ibn 'Abidīn, Radd Al-Muḥtār, Second (Beirūt: Dār al Fikr, 1412).V.1.p.120

آبی مسائل کے حل میں اسلامی تعلیمات کا کردار (پاکستان کے تناظر میں)

"مَا هَذَا السَّمَافُ» فَقَالَ: أَفِي الْوُضُوِ إِلْهُمَافٌ، قَالَ: ﴿ نَعَمْ، وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَدٍ جَادٍ " عَمَا هَذَا السَّمَافُ » وَإِنْ كُنْتَ عَلَى نَهَدٍ جَادٍ " على الراف كيها؟ حضرت سعد نے عرض كيا: كيا وضوميں جى اسراف ہے ادشاد فرمايا: ہاں اگرچہ تم جارى نہرير ہى كيوں نہ ہو۔ "

ا نہی دلائل کے پیش نظر علمامت پانی کے ضیاع کو جائز نہیں سمجھتے اور پانی کی بچت کو مستحسن قرار دیتے ہیں۔علامہ بدر الدین عینی کہتے ہیں کہ پانی کااسراف مکروہ ہے اور عنسل میں ایک صاع پانی کااستعال مستحب ہے۔23

امام نووی کہتے ہیں کہ امت کا پانی کے اسراف کی ممانعت پر اتفاق ہے چاہے کوئی شخص سمندر کے کنارے ہی کیوں نہ ہو۔ یہ کراہت تنزیبی ہےاور یہ بھی کہا گیاہے کہ یہ کراہت تحریمی ہے۔24

محد بن علی شوکانی لکھتے ہیں کہ بیہ حدیث عنسل اور وضومیں پانی کے اسراف کی کراہت پر اور بچت کے استحباب پر دلالت کررہی ہے۔ علماء کااس بات پر اتفاق ہے کہ اسراف کی ممانعت نہر کے کنارے پر بھی جاری ہے۔ بعض علمائے شافعیہ کا کہنا ہے کہ یہ فعل حرام ہے اور بعض کے نزدیک بیہ مکروہ تنزیبی ہے۔ ²⁵ علامہ ابن نجیم کہتے ہیں کہ حاجت شرعی سے زیادہ یانی کا استعمال اسراف ہے اگر چہ نہر کے کنارے ہی کیوں نہ ہو۔ ²⁶

اسلام اس قدر پانی کے ضیاع سے رو کتا ہے کہ جاری نہر میں بھی پانی کی فضول خرچی کو حرام اور ناجائز قرار دیا گیا ہے، پانی کی بچت اور کم سے کم استعال کا اس سے بہترین در س دنیا کی کسی کتاب سے نہیں مل سکتا۔اس اسراف کی ممانعت تھی درست اور قابل فہم ہو سکتی تھی جب کہ اس کی کوئی حد بھی بتائی جائے کہ کب ایک مخصوص مقدار سے زیادہ

²³.Badar-ud-Dīn Mahmūd b. Ahmad 'Aynī, *Umdat-Ul-Qāri* (Beirut: Dar Ahya-al-Turas-al-Arbi, n.d.).vol.3.p199

²². Muhammad b. Yazīd Ibn Mājah, *Sunan Ibn Mājah* (Beirut: Dar Ahya-al-Kitab-al-Arbiah, n.d.). Hadith. No.425

²⁴.Muhammad Abdur Raūf Manāvī, *Faid-al-Qadīr*, First (Egypt: Maktaba al tajjariya al Kubra, 1356). V.2. p.502

²⁵.Muhammad b. Ali Shawkānī, *Nayl Al-Awtār* (Egypt: Dar al Hadith, 1413). V.1.p.312

²⁶.Zain al Dīn b. Ibrāhīm Ibn Nujaym, *Baḥr al Rā'iq*, Third (Egypt: Dar al Kitab al Islami, n.d.). v.1.p.30

استعال اسراف کی حدود میں داخل ہو جائے گا چنانجہ حضرت انس رسول الله طبّی آیاتی کے وضو کی کیفیت بیان کرتے ہیں

"كَانَ النَّبِيُّ عَلِيْهِ لِمُعْسِلُ، أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ، بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ، وَيَتَوَضَّأُ بِالْهُدِّ "27

"سر كارد وعالم مليَّ يَتِينِمُ ايك مدياني سے وضو فرماتے اور ايك صاع سے مانچ مدتك (ياني سے) عنسل فرمالتے تھے۔" علامہ قطب الدین دہلوی مداور صاع کی تفصیل اور ان کا عصر حاضر کے پہانوں پراطلاق بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ مدایک پیانہ ہے جس میں تقریباً یک سیر اناح آتا ہے اور صاع پیانہ کا نام ہے جس میں تقریبا چار مدیعنی چار سیر کے قریب اناح آتا ہے۔ یہاں مداور صاع سے پیانہ مراد نہیں ہے بلکہ وزن مراد ہے، یعنی رسول اللہ طبق ایلم تقریباً یک سیر یانی سے وضوفرماتے تھے اور چارسیر اور زیادہ سے زیادہ پانچ سیر عنسل پر صرف فرماتے تھے، للذامناسب پیہ ہے کہ تقریباًا یک سیریانی سے وضواور تقریباً جارسیریانی سے غسل کیاجائے لیکن اتنی بات سمجھ لینی جاہے کہ وضواور غسل کے لیے پانی کی یہ مقداراوروزن واجب کے درجہ میں نہیں بلکہ یہ سنت ہے کہ عنسل اور وضو کے لیے پانی اس مقدار سے کم نہ ہو۔ آپ ملے پائیل کے وضو کے پانی کی مقدار بعض روایتوں میں دو تہائی مد اور بعض روایتوں میں آ دھا مد منقول ہے للمذااس حدیث کا محل یہ قرار دیاجائے گاکہ آپ اکثر وبیشتر ایک ہی مدسے وضو فرماتے تھے مگر تبھی تبھی اس سے کم مقداریانی میں بھی وضو فرمالیتے تھے، جیسا کہ ان بعض روایتوں میں منقول ہے۔ 28

ممکن ہے کہ کسی شخص کو یانی کی بیر مقدار کم معلوم ہواس لیے کہ ہم فضول خرچی اور اسراف کے عادی ہیں ایسے لو گوں کواس حدیث کو نمونہ بنانا چاہیے۔ابو جعفر کہتے ہیں کہ میں اور میرے والد، جابر بن عبداللہ کے پاس تھے اور ان کے ماس کچھ لوگ اور بھی تھے، انہوں نے ان سے عنسل کی بابت یو چھا کہ کس قدر پانی سے کیا جائے؟ انہوں نے ان سے کہاکہ:

²⁷. Muhammad b. Ismā'īl Bukhārī, *Sahīh Bukhārī*, First (Beirut: Dar Tougal-Najaat, 1422). Hadith.no. 201

²⁸. Qutub-al-Dīn Khān Dehlvī, *Mazāhir-e-Ḥaq* (Karachi: Dar-al-Isha'at, 2009). V.1.p.342

"يَكُفِيكَ صَاعٌ، قَقَالَ رَجُلُّ: مَا يَكُفِينِى، فَقَالَ جَابِرٌ:كَانَ يَكُفِى مَنْ هُوَ أَوْنَى مِنْكَ شَعَرًا، وَخَيْرٌ مَنْكَ" 29

"ایک صاع پانی تجھے کافی ہے،ایک شخص بولا کہ مجھے کافی نہیں ہے، تو جابر نے کہا کہ (صاع پانی) اس شخص کو کافی ہو جاتا تھا، جس کے بال تجھ سے زیادہ تھے اور جو ہر بات میں تجھ سے اچھے تھے (مراد نبی کریم طرفی ایک ہیں)۔"
امام نووی ان امور میں اسراف کی ممانعت کے بارے میں اتفاق نقل کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمارے اصحاب شوافع اور دیگر علماء کا عنسل اور وضو کے دوران اسراف کے مذموم ہونے پر اتفاق ہے۔امام بخاری اپنی صحیح میں لکھتے ہیں کہ اہل علم نے ان امور میں اسراف کو مکر وہ گردانا ہے اور مشہور قول کراہت تنزیمی کا ہے جب کہ امام بغوی اور متولی نے اسے حرام قرار دیا ہے۔

عصر حاضر میں جس کثرت سے بلاضرورت پانی کاضیاع کیا جارہا ہے اس بارے میں مفتی راشد حسین لکھتے ہیں آج کل استخاخانے وضوخانے اور غسل خانے وغیر ہمیں جس طرح کثرت سے اور بے دریغی پانی کااستعمال ہوتا ہے وہ ناجائز اور اسراف میں داخل ہے۔ ³¹

آج کے جدید تعلیم یافتہ طبقہ میں کسی شخص کے جوشے پانی کواستعال نہیں کیا جاتا بلکہ اسے چینک دیا جاتا ہے۔ اگراس نے کوئی نجس شے کھائی یائی نہ ہو تو یہ پانی آلودہ نہیں ہے بلکہ پاک ہے۔ ³²اسے یوں ہی چینک دینااسراف اور گناہ ہے۔ اگر آپ کا پینے کودل نہیں کر تاتو آپ اسے کسی دوسرے صیح مصرف پر خرچ کر سکتے ہیں۔ پچھر دوایات میں مومن کے جھوٹے کوشفا قرار دیا گیا ہے اگرچہ یہ روایات ثابت نہیں ہیں۔ ³³لیکن کشف الخفاء میں ان کے مفہوم کو درست تسلیم

²⁹.Bukhārī, Şaḥīḥ Bukhārī. Ḥadith. No. 252

^{30.} Yaḥyā b. Sharf Nav'vī, *Al-Majmo*' (Beirūt: Dar al Fikr, n.d.). v.2.p.190

³¹. Rāshid Ḥussain Nadvī, Āabi Wasāil se Mut'aliq Mukhtalif Masāil, included in Āabi Wasāil Shar'ī Ahkām wa Masāil, (Dehli: Aifā Publications, n.d) p244

³². See: Abu Jafar Ahmad b. Muhammad Ṭaḥāvī, *Sharaḥ Ma'anī al Āthār*, First ('Āalim al Kutub, 1414). Ḥadith No. 78-106 P.26

³³. Ali b. Ḥasām al Dīn Mutaqī, *Kanz al Um'māl*, Fifth (Beirut: Mosasa al Risalah, 1401). Ḥadith No. 5748

کیا گیاہے۔³⁴ اور صحیحین سے مستفاد بتایا گیاہے۔

اس آئی ضیاع کوروکئے کے لیے شریعت اسلامیہ میں یہ بتایا گیاہے کہ وضوکا بچاہوا پانی بھی نہ پھینکا جائے بلکہ اسے پینے کو بہتر بتایا گیا ہے۔ 36مولا ناامجد علی اعظمی پائی کی بچت کاذبن بنانے اور فضول خرجی سے بچانے کے لیے لکھتے ہیں کہ چلومیں پائی لیس اس کا چلومیں پائی لیت اس کا چلومیں پائی لیس اس کا اندازہ رکھیں ضرورت سے زیادہ نہ لیس، مثلاً ناک میں پائی ڈالنے کے لیے آدھا چلوکا فی ہے تو پورا چلونہ لے کہ اسراف ہوگا۔ 12 کے لیے آدھا چلوکا فی ہے تو پورا چلونہ لے کہ اسراف میں داخل ہے۔ 18 گر مندرجہ بالا تعلیمات کے موگا۔ 137 سے فرح کلی کرتے وقت بھی پورا چلو پائی لین بھی اسراف میں داخل ہے۔ 18 گر مندرجہ بالا تعلیمات کے مطابق وضود عنسل کی عادت بنالی جائے اور پاکستانی معاشر سے کی تربیت کی جائے کہ یہ ان پر عمل پیرا ہو جائیں توروزانہ کروڑوں گیلن پائی کی بچت بآسانی کی جائے ہے۔

آبي آلودگي:

پانی کے ضیاع کے بعد جو مسئلہ سب سے اہم ہے وہ آئی آلودگی کا ہے۔ (Risk Index 2017) کے مطابق ماحولیاتی آلودگی سے متاثر ہونے والے ممالک میں پاکستان کا ساتواں نمبر ہے۔ (Risk Index 2017) کے مطابق ماحولیاتی آلود گی سے متاثر ہونے والے ممالک میں پاکستان کا ساتواں نمبر ہے۔ ان جے۔ 39 زرعی اور صنعتی فضلہ نہر وں اور دریاؤں کو آلودہ کرنے کے ساتھ زیر زمین پانی کو بھی آلودہ کر رہا ہے۔ ان حالات میں ہنگامی بنیادوں پر آئی آلودگی کوروکنے کی ضرورت ہے۔ بہت سی بھاریاں بالخصوص ہیضہ اور ٹائیفائیڈ کا سبب صاف پانی کا استعمال نہ کرنا ہے۔ عالمی ادارہ صحت کے اعداد و شار کے مطابق پوری دنیا میں ہی بتال میں آنے والے مریضوں کی بچیس سے تیس فی صد تعداد آئی آلودگی سے متاثر ہوتی ہے۔ اور شیر خوار بچوں میں سے نصف کی اموات

³⁴. For details please see: Ismā'īl b. Muḥammad Aljarāḥī, *Kashaf al Khifā* (Cairo: Maktaba al Qudsi, 1351).Ḥadith No. 1405 V.1 p.436.

^{35.} Bukhārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī*. Ḥadith No. 5745

³⁶. Ibn 'Abidīn, *Radd Al-Muḥtār*. V.1 p.129

³⁷ . Amjad 'Alī 'Azamī, *Bahar-e-Sharī'at* (Karachi: Maktaba al Madina old Fruit Market, n.d.).

³⁸. Barelvī, *Fatāwa Radawiyya*. V.1. p.765

³⁹. 12 Five Year Plan issued by Government of Pakistan Planning Commission Ministry of Planning, Development and Reform, p.162 retrieved from www.pc.gov.pk (accessed on 19-02-2019)

کا سبب بھی آبی آلودگی ہی ہے۔ 40 آبی آلودگی کو روکنے کے بارے میں شریعت اسلامیہ کی تعلیمات بہت واضح بیں۔ حضرت ابوہریرہ دراوی ہیں کہ نبی کریم اللہ ایکٹی نے ارشاد فرمایا:

"لاَيَبُولَنَّ أَحَدُ كُمْ فِي السَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لاَيَجُرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ" للسَاءِ الدَّائِم الَّذِي لاَيَجُرِي، ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ

"تم لو گوں میں سے کوئی بھی اس تھہرے ہوئے پانی میں ہر گزیبیثناب نہ کرے جو جاری نہ ہو کہ پھراسی میں ہی عنسل کرے۔"

آلودگی سے بچانے کے لیے جن مقامات پر بول و ہراز کرنے سے منع کیا گیا ہے ان میں آبی گزر گاہیں بھی شامل ہیں اس کی علت آبی ذخائر کا تحفظ بھی ہے۔ حضرت معاذراوی ہیں کہ نبی کریم ملٹ آئیتی نے ارشاد فرمایا:

"اتَّقُوا الْمَلَاعِنَ الثَّلَاثَةَ: الْبَرَازَفِي الْمَوَارِدِ، وَقَارِعَةِ الطَّيِقِ، وَالظِّلِّ "42

لعنت کی تین جگہوں سے بچو: پانی کی گزر گاہوں،راستہ کے در میان اور سایہ میں بول و براز سے

پانی کو آلودگی سے بچانے کے لیے ہی سے تھم بتلایا گیاہے کہ کوئی شخص سو کراٹھنے کے بعد ہاتھ دھوئے بغیر پانی کے جرتن میں نہیں ڈال سکتا۔ چنانچہ ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ طرفی آئیز نم نے فرمایا:

"وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ تَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَكَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ، فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ يَدُدِى أَيْنَ مَا تَثْ مَدُهُ الله

"اور جب تم لو گول میں سے کوئی شخص سو کراٹھے تووضو کے پانی میں ڈالنے سے پہلے اپنے ہاتھوں کو دھولے ،اس لیے کہ تم میں سے کسی کو خبر نہیں کہ رات کواس کا ہاتھ کہال رہاہے۔"

بر تنوں کو ڈھک کرر کھنے کی علت بھی پانی کو آلودگی سے محفوظ رکھنا ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول کریم طرفی آیا ہے سناآ پ طرفی آیا ہم فرماتے ہیں:

⁴². Abū Dāwūd, *Sunan Abū Dāwūd*. Ḥadith No. 26

⁴⁰. 11 Five Year Plan issued by Government of Pakistan Planning Commission Ministry of Planning, Development and Reform, p.228 retrieved from www.pc.gov.pk (accessed on 19-02-2019)

⁴¹. Bukhārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī*. Hadith No. 239

⁴³. Bukhārī, *Sahīh Bukhārī*. Hadith No. 162

"غَطُّوا الْإِنَاءَ، وَأَوْكُوا السِّقَاءَ، فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيُلَةً يَنْزِلُ فِيهَا وَبَاءٌ، لاَ يَهُرُّ بِإِنَاءِ لَيْسَ عَلَيْهِ غِطَاءٌ، أَوُ سَقَاءِ لَيْسَ عَلَيْهِ وِكَاءٌ، إِلَّا نَزَلَ فِيهِ مِنْ ذَلِكَ الْوَبَاءِ"⁴⁴

"تم اپنے بر تنوں کو ڈھانک کے رکھواور مشکیزوں کامنہ بند کرو کیونکہ سال میں ایک الیی رات ہوتی ہے کہ جس میں وباء نازل ہوتی ہےاور پھروہ وباء جو برتن یامشکیزہ کھلا ہوا ہوا س میں داخل ہو جاتی ہے۔"

پانی پیتے ہوئے تین سانسوں میں پانی پیناست ہے اور ہر مرتبہ برتن سے منہ ہٹا کر سانس لیاجائے تاکہ پانی جراثیم وغیرہ سے آلودہ نہ ہو۔ابوسعید خدری سے روایت ہے:

" أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهَى عَنِ النَّفَخِ فِي الشُّرْبِ "45

"رسول الله ملي يلتيم نه ياني مين سانس لينے سے منع فرمايا۔"

پانی کو آلودگی سے بچانے کی خاطر نبی کریم طرفی آرائی کے کوئیں کی حدود یا حاطہ چالیس ذراع مقرر کیاہے۔ 46 مولانا قطب الدین خان دہلوی کہتے ہیں کہ "ذراع" اصل میں بانہہ کو کہتے ہیں لینی کہنی کے سرے سے لے کرچھ کی انگلی کے سرے تک کا حصہ اور شرعی گز کا اطلاق بھی اسی پر ہوتا ہے۔ 47 یہ حکم اس وقت تھا جبکہ آبادی بہت کم تھی آج چو نکہ آبادی بہت زیادہ ہو چکی ہے اس لیے اس حکم پر عمل مشکل معلوم ہوتا ہے۔ بہر حال اس سے یہ اندازہ ضرور ہوتا ہے کہ اسلام نفاست و نظافت کا دین ہے۔ وہ کسی معاطی میں بھی آلودگی کو پہند نہیں کرتا اسی وجہ سے آبی آلودگی کو بہند نہیں کرتا اسی وجہ سے آبی آلودگی کو بھی سخت ناپیند کیا گیا ہے۔ چالیس ذراع کی حدود اس وجہ سے مقرر کی گئی تاکہ کنواں آبی آلودگی سے محفوظ رہ سکے۔ عصر حاضر میں اگرچہ کنوئی کم یاب ہو چکے لیکن ان کا حکم آج بھی باقی ہے۔ آج عوام کو صاف پانی مختلف پائپ لا سنوں کے ذریعے فراہم کیا جارہا ہوتا ہے لیکن صاف پانی اور گذر سے باتی ساتھ ساتھ ہر ہی ہوتی ہیں اور اکثر ایسا ہوتا

⁴⁵. Muhammad b. Isa Tirmidhi, *Jami' at-Tirmidhi*, Second (Egypt: Shirkat Maktaba wa Matba'tu Mustafa al Babi al Halbi, 1395). Ḥadith. No.1887
⁴⁶. 'Alī b. Abī Bakar Haithmī, *Majma' al Zawa'id* (Beirut: Dār al Kutub al

⁴⁴. Muslim b. Hujāj Nīshāpurī, Ṣaḥīḥ Muslim (Beirut: Dār Ahyā-al-Turath-al-'Arabī, n.d.). Hadith. No. 99 (2014)

Ilmīah, 1408). Ḥadith. No. 6616

⁴⁷. Dehlvī, *Mazāhir-e-Haq*. V.5. p. 275

The Scholar Islamic Academic Research Journal

Vol. 6, No. 1 | | January-June 2020 | | P. 1-25 https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar3

ہے کہ گنداپانی صاف پانی میں شامل ہورہاہوتا ہے۔ اکثر او قات تواس صاف پانی سے گندے پانی کی بد بوآر ہی ہوتی ہے بلکہ بعض او قات نجاست تک دیکھی جاسکتی ہے اسلام اس امر کو شختی سے ناپند کرتا ہے۔ مولانا عبدالحک کھنوی امر بالا بارے کہتے ہیں کہ گلدے پانی اور صاف پانی کے در میان کم از کم پانچ گز کا فاصلہ ہو ناچا ہیے۔ حلوانی کہتے ہیں کہ اصل اعتبار فاصلے کا نہیں ہے بلکہ اس شرط پر ہے کہ گندے پانی اور صاف پانی کے در میان اتنا فاصلہ ہو کہ نہ تو گندے پانی کی نجاست کا اثر صاف پانی میں ظاہر ہواور نہ ہی صاف پانی سے گندے پانی کی بد بوآئے۔ اللہ بین میں ممکن ہو سکے اس کو ملحوظ خاطر رکھا جائے گا اور پانچ یاسات گز کے فاصلے کا لحاظ نہیں رکھا جائے گا۔ دوسری اہم بات یہ کہ صاف پانی کی لائن سے اوپر بنائی جائے تاکہ بفر ض محال گندے پانی کے پائپ سے بھی بات یہ کہ صاف پانی کی لائن سے اوپر بنائی جائے تاکہ بفر ض محال گندے پانی کے پائپ سے بھی میں نہ جائے۔

غير موزول آبي انتظام:

پاکستان کواپنے دریاؤں، بارش اور دیگر قدرتی ذرائع سے 145 ملین ایکر فٹ پانی حاصل ہوتا ہے۔ اس پانی کو ہم اپنی مختلف ضروریات میں صرف کرتے ہیں۔ پاکستان دنیا کے مختلف ضروریات میں صرف کرتے ہیں۔ پاکستان دنیا کے ان ممالک میں شامل ہے جو غذائی طور پر خود کفیل کیے جاسکتے ہیں لیکن پاکستان کا آبپاشی کا نظام دنیا کے چند بدترین آبپاشی کے نظاموں میں سے ایک ہے۔ پاکستان اپنی غذائی ضروریات پوری کرنے کے لیے 104 ملین ایکر فٹ پائی استعال کرتے ہم سے 70 فیصد زیادہ فصلیں اگارہا ہے۔ کیلیفور نیا 50 فیصد آگے ہے حتی کہ ہندوستانی پنجاب میں بھی ہم سے 30 فیصد زیادہ پیداوار حاصل کی جارہی ہے۔ اگر ہم اپنے آبپاشی کے نظام کو بہتر بنائیں تو ہم اس سے کہیں زیادہ پیداوار صرف پچاس ملین ایکر فٹ پانی سے حاصل کر سکتے ہیں۔ کو بہتر بنائیں تو ہم اس سے کہیں زیادہ پیداوار صرف پچاس ملین ایکر فٹ پانی سے حاصل کر سے بہترین نتائج حاصل کے خریع کرتے ہیں کہ پانی کا بہترین استعال کیا جائے اور کم سے کم استعال کے ذریعے بہترین نتائج حاصل کے خریع رہترین استعال کرے یانی کی قلت کئے جائیں۔ یوں اگر پاکستان میں اسکا خیال رکھا جائے آبی وسائل کا بہترین استعال کرے یانی کی قلت

uhammad 'Abdul Hayā Lakhnayā Al Sa'aya

⁴⁸. Muḥammad 'Abdul Ḥayī Lakhnavī, *Al-Sa'aya Fī Kashaf Mā Sharaḥ al Wiqaya*, First (Markaz al Ulama al Almi li al Darasat, n.d.). v.1. p.473

کے بحران پر قابو پاسکتا ہے مگر بد قسمتی سے پانی کا درست اور صحیح استعال نہیں کیا جارہا جس کی وجہ سے پاکستان بہت سے آبی مسائل کا شکار ہے۔ اسلامی تعلیمات میں بہت زیادہ امثال شاہد ہیں کہ پانی کے بہترین استعال کے ذریعے پانی کی قلت کے مسائل پر قابو پایا گیا۔ پانی انسانی زندگی کے لیے کتنااہم ہے اس کے لیے آب زم زم کی مثال ہمارے سامنے ہے اور حضرت ہاجرہ کا اقدام کہ انہوں نے آب زم زم کے گرد بند باندھ کر پانی کو محفوظ کرنے کی کوشش کی اور پھر آب زم زم کا یہ انتظام اولادا ساعیل میں جاری رہایہ ال کیا دور جاہلیت میں جان کو پانی پلانے کا انتظام جناب انہوں نے آب زم زم کے کنویں کو دوبارہ ڈھونڈ کر تلاش کیا اور پھر دور جاہلیت میں جان کو پانی پلانے کا انتظام جناب عبد المطلب ابوطالب اور پھر حضرت عباس کے سپر درہا۔ 49 اسلام سے قبل کے یہ آبی انتظامات کے نظائر ہمارے سامنے عبد المطلب ابوطالب اور پھر حضرت عباس کے سپر درہا۔ 49 اسلام سے قبل کے یہ آبی انتظامات کے نظائر ہمارے سامنے ہیں۔

یوں اس بات کا در س ملتا ہے کہ پانی کا بہترین استعمال کیا جائے اور اسے فضول ضائع نہ کیا جائے۔ رسول اللہ ملٹی آئیل نے پانی کو آلودگی سے بچانے اور اس کا بہترین انتظام کرنے کے لیے مختلف کؤوں پر متولی اور منتظم مقرر کردیے تھے جو ان کنوؤں کو دیکھ بھال کرتے تھے اور انہیں آلودگی وغیرہ سے بچاتے تھے۔ایسے ایک منتظم کاذکر ابوداؤد نے اپنی سنن میں بیان کیا ہے۔50

ان مختلف آئی انتظامات کرنے کے علاوہ مختلف الیم مثالیں بھی سامنے آتی ہیں کہ جب پانی کی قلت کو دور کرنے کے ظاہر کا سباب میسر نہ ہوتے تو پھر آپ ملٹی آئی مسبب الا سباب کی طرف متوجہ ہوا کرتے تھے اور اللہ کھی کی طرف سے عطا کر دہ قوت مجزہ کو استعال میں لاتے اور پانی کی قلت کو دور کیا کرتے تھے۔ کھاری کؤوں میں اپنالعاب د ہن ڈال کر انہیں شیریں بناناعوام الناس کے لیے آئی انتظام کی ایک بہترین شکل ہے۔ احادیث میں ایسے بہت سے واقعات کا تذکرہ ملتا ہے۔ جبیبا کہ غزوہ حدیدیہ میں آپ نے صحابہ کرام علیہم رضوان کی بیاس کو دور کیا تھا حضرت براءراوی ہیں کہ غزوہ حدیدیہ میں آپ نے صحابہ کرام علیہم رضوان کی بیاس کو دور کیا تھا حضرت براءراوی ہیں کہ غزوہ حدیدیہ میں ہم چودہ سو صحابہ تھے۔ حدیدیہ کے کئو تیں سے ہم نے اتنا پانی کھینچا یہاں تک کہ اس میں پانی ختم ہو گیا۔ رسول کر یم طرف گیا آئی کو اس کی جب خبر ملی تو نبی طرف گیا آئی کویں پر تشریف لائے اور اس کے کنارے بیٹھ کر ایک پانی کا بر تن منگوا یا اور کلی کر کے اپنالعاب مبارک اس میں ڈال دیا۔ تھوڑے وقت میں ہم نے اس کنویں کو لبالب دیکھا۔

⁵⁰. Abū Dāwūd, *Sunan Abū Dāwūd*. Ḥadith No. 67

⁴⁹. For details See: Muḥammad b. Yousuf Al-Ṣālḥī, *Subul Al-Huda Wa al-Rashād*, First (Beirūt: Dār al Kutub al Ilmiah, 1414). V.1.p.187-193

تمام صحابہ نے سیر ہو کر پیاس بھائی۔اور مویشیوں نے بھی خوب پانی پیا۔ 51 غزوہ تبوک کے موقع پر بھی ایسے واقعے کا تذکرہ ملتا ہے۔ 52ان واقعات سے بید درس ملتا ہے کہ ظاہر کی اسباب کے علاوہ دعا پر بھی بھر وسہ کرناچا ہیے اور دعا کو بھی کام میں لاناچا ہیں۔ اسی لئے آج بھی آبی بحران کی صورت میں مومنین کو نماز استسقاء پڑھنے کا تھم ہے یہ بھی آبی انتظامات کی ایک بہترین مثال ہے۔

رسول معظم مٹھی آپٹی مدینہ منورہ تشریف آوری کے وقت مسلمانوں کو پینے کا میٹھا پانی میسر نہیں تھا۔ بئر رومہ ایک کواں تھاجس کامالک یہودی تھااور وہ پیے لے کر لوگوں کو پانی پینے دیتا تھا۔ رسول مکرم مٹھی آپٹی کی ترغیب پر حضرت عثمان غنی نے اسے خریدا، اور اسے مسلمانوں اور غیر مسلموں کے لئے وقف کر دیا۔ 33 پوں اس واقعہ سے یہ سبق ماتا ہے کہ رسول مختشم مٹھی آپٹی نے مدینہ منورہ تشریف لاتے ہی انتظام آب کی طرف بھر پور توجہ دی اور اس ضمن میں متعدد اقد امات کیے۔ غزوہ ہدر کے موقع پر پانی کے ذخائر پر قبضہ کرنے کے پیش نظر بھی یہی حکمت کار فرما نظر آتی متعدد اقد امات کیے۔ غزوہ ہدر میں خیمہ زن ہوئے تو ایک جگہ قیام کیا جہاں کوئی کنواں تھانہ کوئی چشمہ اور زمین اتنی ریتی تھی کہ گھوڑوں کے پاؤں زمین میں دھنتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت حباب بن منذر نے گذارش کی کہ یار سول ریتی تھی کہ گھوڑوں کے پاؤں زمین میں دھنتے تھے۔ یہ دیکھ کر حضرت حباب بن منذر نے گذارش کی کہ یار سول اللہ مٹھی آئی تدبیر ؟ آپ مٹھی آئی ہے نے فرما یا کہ اس کہ اللہ مٹھی آئی تدبیر ؟ آپ مٹھی آئی ہے نوم کیا کہ اس کے چشموں پر قابض ہو جا تیاں تا کہ کفار کا جن کوؤں پر قبضہ بیں وہ بیارہ و جا تیں کیو نکہ انہی سے ان کے کوؤں میں پائی جا رہا ہے۔ حضور مٹھی آئی جس پر مسلمانوں کے لئے چانا بھر ناآ سان ہو گیا اور کافروں کی زمین پر کیچڑ ہو گئی جس سے میدان کی گرداور رہت بیٹھ گئی جس پر مسلمانوں کے لئے چانا بھر ناآ سان ہو گیا اور کافروں کی زمین پر کیچڑ ہو گئی جس سے ان کو چنے بھر نے میں مشکل ہو گئی اور صابہ نے بارش کے پائی کوروک کر جگہ جگہ حوض بنا لئے تا کہ یہ وضواور عسل کام آئے۔ 194 سے اس کو خالق کم پر ل نے قرآن میں ہوں بیان فرما یا کہ :

⁵¹. Bukhārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī*. Ḥadith No. 4150

⁵². Nīshāpurī, *Ṣaḥīḥ Muslim*. Ḥadith No. 10(706)

⁵³. Muhammad b. Isa Tirmidhi, *Jami' at-Tirmidhi*, Second (Egypt: ShirkatMaktabawaMatba'tu Mustafa al Babi al Halbi, 1395).Hadith No. 3699

^{54. &#}x27;Abdul Muṣṭafā 'Azamī, Seerat-e-Muṣṭafā (Karachi: Maktaba al Madina old Fruit Market, 1429). P.217

وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرُكُمْ بِهِ 55

"اورتم پر آسان سے پانی اتارا، تا کہ اس کے ذریعے وہ تمہیں پاک کر دے۔"

پانی کے بہترین استعال کی ایک مثال یہ بھی ہے کہ اگر پانی کہیں کم یاب ہواور لوگ پیاس سے ہلاک ہورہے ہیں تواگر ایک شخص وضویا عنسل کے بیانی کا مالک ہو تواسے حکم دیاجائے گا کہ وہ وضویا عنسل کی بجائے یہ پانی کسی پیاسے کی پیاس بجھانے کے لیے بھی وہ پانی کو ایثار کر دے۔ یہ پانی سے بہترین بھان عبادت کے لیے بھی وہ پانی کو ایثار کر دے۔ یہ پانی سے بہترین استفادہ کی بھی ایک شکل ہے۔ 56

حضرت عمر نے اپنی رعایا کی بہتری کے لیے جہاں دیگر بہت سے رفائی کام کیے وہیں آپ نے آئی انتظامات کی طرف بھی خوب توجہ مرکوزکی اور لوگوں کی آسانی کے پیش نظر بہت سے نہریں جاری کروائیں۔ جن میں نہر معقل، نہرائی موسی، نہر امیر المومنین اور نہر سعد بن عمر و قابل ذکر ہیں۔ ⁵⁷ حضرت عثان نے بھی رفاہ عام کی غرض سے جابجا مکہ اور مدینہ میں بہ کثرت حوض اور چشمے تیار کرائے، حضرت عثان نے حضرت عبداللہ بن عامر کو بصرہ کا عامل بنایا تو انہوں نے عرفات میں بہت سے حوض بنوائے اور متعدد نہریں جاری کیں۔ ⁵⁸ حضرت امیر معاویہ نے بہت سی نہریں اور چشمے جاری کروائے تھے۔ ⁶⁹خلفائے اسلام کے یہ اقدامات بہترین اور عمدہ آئی انتظامات کی ایک شکل ہیں۔ نیز بھر بھی معلوم ہوا کہ رعایا کودر پیش مسائل کے عل کے لیے ایک اسلامی حکومت کوہر ممکن حد تک کوشش کرنی جا ہے۔

شجر کاری کی کمی:

^{55.} Al-Qur'ān, Sūrah al Anfāl, 8:11

Muḥammad Muṣtafā Qāsmī, Āabi Wasāil wa Dhārā'e Fiqhī Nuqta Nazar se, included in Āabi Wasāil Shar'ī Ahkām wa Masāil, (Dehli: Aifā Publications, n.d) p.486

⁵⁷. See: Aḥmad b. Yaḥyā Balādhurī, *Fatūḥ Al-Buldān* (Beirūt: Dār wa Maktabah al Hilāl, 1988). p.348-270

⁵⁸. Abū al-Ḥasan 'Ali b. Muḥammad Ibn Alathīr, *Usdul Ghabah*, First (Beirūt: Dār al Kutub al Ilmiah, 1415). V.3.p.290

⁵⁹. See: 'Alī b. 'Abdullah Samhūdī, *Wafā Al-Wafā*, First (Beirūt: Dār al Kutub al Ilmiah, 1419). V.3.p.150

The Scholar Islamic Academic Research Journal

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 1-25 https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar3

آج ماحولیاتی آلودگی اور آبی وسائل کے تحفظ اور بچاؤ کے لیے شجر کاری پر بہت زور دیاجار ہاہے۔ ملک کے ایک چوتھائی
رقبے پر جنگلات کا ہونا ماہرین نے ضروری قرار دیا ہے جب کہ کچھ ذرائع نے بارہ فیصد رقبے یعنی آٹھویں جھے پر
جنگلات کا ہونا ضروری گردانا ہے۔ 60 شجر کاری کے ذریعے بارشوں میں اضافہ ہوتا ہے درجہ حرارت میں کی آتی ہے
اور یوں آبی قلت پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے۔ بدقتمتی سے پاکستان میں جنگلات کی شرح بہت کم ہے۔ ذیل میں ایک
گوشوارہ کے ذریعے پاکستان میں موجود جنگلات کے رقبہ کی وضاحت کی جارہی ہے۔

Table: Area of Forests in Pakistan (Total & percentage wise)

S#	Province	Total Area ('000 ha)	Forest Area ('000 ha)	Percentage
1	KPK	10,170	1410	13.9
2	AJK	7,040	770	11.0
3	Baluchistan	34,720	720	2.1
4	Sindh	14,090	680	4.8
5	Punjab	20,630	630	3.1
6	Northern Areas	1,330	360	27.0
7	Total	87980	4570	5.2

Source: National Forest Policy Review.p.225

نبی پاک ملٹی آیا ہے احادیث میں شجر کاری کی بہت زیادہ تر غیب بیان کی ہے اور اس سے حاصل ہونے والے مادی فوائد کے ساتھ ساتھ شجر کاری کواخر وی در جات کے حصول کا باعث بھی قرار دیا ہے۔ حضرت انس بن مالک بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم ملٹی آیا ہے نے فرمایا کہ مسلمان جو بھی میوہ دار در خت لگاتا ہے یا بھیتی کرتا ہے اور اس سے چرند پرند، انسان اور جانور کھاتے ہیں اس کا ثواب اس کو پہنچا ہے۔ 6

احادیث میں جہاں شجر کاری کی بہت زیادہ تر غیب ہے وہیں در ختوں کے کاٹنے پر وعیدات بھی بیان کی گئی ہیں۔ چنانچہ رسول کریم طلبجائی تینے نے ارشاد فرمایا:

⁶⁰. See: Jamal Shahid, Forest cover cannot be raised to international standards, https://www.dawn.com/news/1218039 (accessed on 25-03-19)

^{61.} Bukhārī, Sahīh Bukhārī. Hadith No. 2320

"مَنْ قَطَعَ سِدُرَةً صَوَّبِ اللهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ "62

"جس نے کوئی درخت کاٹااللہ تعالیاس کے سر کو آگ میں ڈالے گا۔"

حضرت ابوداؤد سے جب اس کا مطلب دریافت کیا گیا توانہوں نے فرمایا جس شخص نے کسی میدان میں ایسے در خت کو کاٹا کہ جس سے مسافر اور چوپائے سایہ حاصل کرتے تھے ایسااس نے ظلماً یعنی بغیر کسی حق کے کیا تو اللہ اس کے سرکو آگ میں داخل کرے گا۔ شجر کاری کی اس اہمیت کی وجہ سے آپ ملٹی آئیلم نے حرم مکہ اور حرم مدینہ میں جن کاموں کی ممانعت کی تھی ان میں بیہ بھی تھا کہ ان حرمین شریفین میں کسی در خت کونہ کا ٹاجائے۔ رسول کریم ملٹی آئیلم نے ارشاد فرمایا:

"فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِيُّ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَاليَوْمِ الآخِيِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا، وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً" 63

"جوالله اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہو جائز نہیں کہ وہاں خونریزی کرے اور نہ وہاں درخت کاٹا جائے۔"

حرم مدینہ کے بارے حضرت جابرے روایت ہے کہ نبی کریم ملٹی ایک نے فرمایا کہ:

"إِنَّ إِبْرَاهِيمَ حَرَّمَ مَكَّةَ، وَإِنِّ حَرَّمُتُ الْمَدِينَةَ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا، لَا يُقُطَعُ عِضَاهُهَا، وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا اللهُ عَضَاهُهَا، وَلَا يُصَادُ صَيْدُهَا اللهُ 64 يُصَادُ صَيْدُهَا اللهُ 64 عَضَاهُهَا، وَلَا يُصَادُ صَيْدُهُا اللهُ 64 عَضَاهُهَا، وَلَا يَصُادُ صَيْدُهُا اللهُ 64 عَضَاهُهَا، وَلَا يَصُادُ صَيْدُهُا اللهُ 64 عَضَاهُهَا، وَلَا يَصُدُ مَا يَكُنُ لَا يَتُعُهُا اللهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا عَلَيْهُا عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا عَلَيْهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا اللّهُ عَلَيْهُا عَلَّهُ عَلَيْهُا عَلَيْهُا عَلَا عَلَيْهُا عَلَيْكُوا عَلَيْهُا عَلَيْهُا عَلَيْكُوا عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَا عَلَيْكُمْ عَلَيْكُوا عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلَيْكُمْ عَلْ

"حضرت ابراہیم نے مکہ کو حرم قرار دیااور میں مدینہ کو حرم قرار دیتاہوں مدینہ کے دونوں طرف کے پھر یلے علاقے کے درمیانی حصہ میں سے نہ کوئی درخت کاٹا جاسکتا ہے اور نہ ہی کسی جانور کا شکار کیا جاسکتا ہے۔"

^{62.} Abū Dāwūd, Sunan Abū Dāwūd. Hadith. No. 5239

^{63.} Bukhārī, *Ṣaḥīḥ Bukhārī*. Hadith No. 104

^{64.} Nīshāpurī, Ṣaḥīḥ Muslim. Ḥadith No. 458 (1362)

شجر کاری کی اہمیت کے پیش نظر اسلامی لشکروں کو یہ حکم دیاجاتا تھا کہ وہ کسی بھی قشم کے درخت کو نہیں کا ٹیں گے۔ حضرت سید ناابو بکر صدیق نے جب شام کی طرف حضرت پزید بن ابوسفیان کوامیر لشکر مقرر کرکے روانہ کیا توانہیں ان دس باتوں کی نصیحت کی:

"لاَ تَقْتُلَنَّ امْرَأَةً، وَلاَ صَبِيًّا، وَلاَ كَبِيرًا هَرِمًا، وَلاَ تَقْطَعَنَّ شَجَرًا مُثْبِرًا، وَلاَ تُخَيِّبَنَّ عَامِرًا، وَلاَ تَغْقِرَ فَشُعِرًا مُثْبِرًا، وَلاَ تُخَيِّبَنَّ عَامِرًا، وَلاَ تَغْقِرَ فَا تَعْفِرَ قَنَّه، وَلاَ تَغْلُلُ وَلاَ تَجْبُنُ " 65 تَغْقِرَ فَ شَاةً، وَلاَ تَغْلُلُ وَلاَ تَجْبُنُ " 65 تَغْقِرَ فَ فَلاَ وَلاَ تَغْلُلُ وَلاَ تَجْبُنُ " 65 تَعْقِرَ فَ فَاللَّهُ وَلاَ تَعْفِرُ فَا تَعْفِرُ وَلاَ تَعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تَعْفِرُ اللَّهُ وَلاَ تَعْفِرُ اللَّهُ وَلاَ تَعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَالْ عَلَا مُواللَّهُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تَعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِيرًا وَلاَ تُعْلِيرًا وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُونَ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَلا تُعْفِرُ وَلاَ تُعْفِرُ وَالْمُ وَلاَ تُعْفِي وَالْمُ وَلاَ تُعْفِرُ وَالْمُ وَلاَ تُعْفِرُ وَاللَّهُ وَلاَ تُعْفِي وَاللَّهُ وَلاَ تُعْفِرُ وَاللَّهُ وَلاَ تُعْفِي وَاللَّهُ وَالْمُ وَلاَ تُعْفِي وَالْمُ وَلاَ عُلْمُ وَاللَّهُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُوالِقُولُونُ وَاللَّهُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُوالِقُولُ وَاللَّهُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُ وَالْمُوالِمُ وَالْمُ وَالْمُوالْمُ وَالْمُوالِمُ وَالْمُولِقُولُ

"عورت کو نہ مار نااور نہ بچوں کو نہ بڑھے بھونس کواور نہ کاٹنا کھل دار در خت،اور نہ اجاڑ دیناکسی آبادی کو اور نہ کو نچیں کاٹناکسی بکری اور اونٹ کی مگر کھانے کے لیے اور مت جلانا کھجور کے در خت کواور مت ڈبونااس کواور نمنیمت کے مال میں چوری نہ کرنااور نام دی نہ کرنا۔"

ایک روایت میں در ختوں کو تکلیف پہنچانے والے شخص کو فاسق و فاجر یعنی بدکار قرار دیا گیا ہے۔ابو قادہ بن ربعی انصاری کہتے ہیں کہ ایک جنازہ رسول اللہ طبی آئے ہی ہے۔ پاس سے گزراتو آپ نے فرمایا: یہ مستراح، ہے یا مستراح منہ ہے، لوگوں نے استفسار کیا، یار سول اللہ طبی آئے ہی مستر تک اور مستراح منہ کیا ہے۔ آپ نے جواب دیا مومن دنیا کی مشقتوں اور مصیبتوں سے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں آرام یاناچا ہتا ہے:

"وَالعَبْدُ الفَاجِرُيسُتَرِيحُ مِنْهُ العِبَادُ وَالبِلاَدُ، وَالشَّجَرُ وَالنَّوَالَّ وَالْ

"اور بد کار بندے سے اللہ تعالیٰ کے بندے اور شہر اور در خت اور چو پائے (غرضیکہ اللہ تعالیٰ کی تمام مخلوق)آرام یانا چاہتے ہیں۔"

اس سے ظاہر ہوتاہے کہ در ختول کے بر قرار رکھنے کو شریعت اسلامیہ میں کتنی اہمیت دی گئی ہے۔

ۇىمىز كى ت**غ**مىر كامسكە:

⁶⁵. Imām Mālik b. Anas, *Muwaṭṭā* (Beirut: Mosasa al Risālah, 1412). Hadith No. 918

^{66.} Bukhārī, Ṣaḥīḥ Bukhārī. Ḥadith No. 6512

پانی کی اس قلت کے دور میں آج ڈیمنر کا بنانااور پانی کاذخیرہ کرناایک اہم اور ضرور کی امر بن چکاہے آبی ماہرین اسے ہر ملک کی ترقی کے لئے لازم گردانتے ہیں۔ پاکستان میں 15 میٹر سے زیادہ بلند ڈیموں کی تعداد 150 ہے جس میں منگلااور تربیلاسب سے قدیم ہیں جو کہ بالترتیب 1967ء اور 1974ء میں مکمل ہوئے تھے۔ پاکستان میں نئے ڈیمنر بنانے کی صورت حال انتہائی نازک ہے۔ سترکی دہائی کے بعد سے کوئی بڑاڈیم نہیں بن سکا۔ کالا باغ ڈیم متازعہ حیثیت افتیار کر چکا ہے۔ اس صورت حال میں ضرور کی ہوجاتا ہے کہ چھوٹے ڈیمنر کی طرف توجہ مرکوز کرکے پورے ملک میں جابجاجلد از جلد ڈیمنر تعمیر کیے جائیں۔ ان کی وجہ سے پانی کی ذخیرہ کی صلاحیت بھی بڑھے گی۔ سیلاب پر قابو پانے اور دونیرہ اور ذخیرہ کی سا جابجاجلد از جلد ڈیمنر تعمیر کے جائیں۔ ان کی وجہ سے پانی کی شطح بھی بلند ہوگے۔ قرآن پاک میں ڈیم کی تعمیر اور ذخیرہ آپ کاذکر موجود ہے۔ چنانچہ اللہ در العزب ارشاد فرماتا ہے:

فَأَعْرَضُوا فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ سَيْلَ الْعَرِمِ

"توانہوں نے شکر گزاری سے منہ پھیرلیاتو ہم نے ان پر زور کاسلاب چھوڑ دیا۔"

اس کی تغییر میں علامہ بغوی لکھتے ہیں کہ حضرت ابن عباس اور وہب وغیرہ نے بیان کیا کہ عرم ایک بند تھاجو بلقیس نے بنوایا تھا۔ بات یہ تھی کہ وادی کے پانی پر قوم سباوالے آپس میں لڑتے تھے، بلقیس نے (دفع شرکیلئے) ایک عرم لیعنی بند بنوانے کا حکم دیا تھا۔ حمیری لغت میں عرم کا معنی بند ہے 'چنا نچہ پتھر وں سے اور تارکول سے دو پہاڑوں کے در میان ایک بند بناویا گیا اور پانی نکلنے کی اس حوض میں بارہ موریاں بنائی گئیں، ہر موری ایک دریا کے دہانے پر کھلتی تھی۔ فتر ورت کے وقت جس موری کو چاہتے تھے، کھول لیتے تھے اور جب سینچائی کی ضرورت پوری ہوجاتی تھی تو اس کو بند کر دیتے تھے۔ یمن کی ساری وادیوں کا بارش کا پانی یہاں جمع ہوجاتا تھا اور بند کے اندر ہی رک جاتا تھا۔ اس وقت بلقیس باہرکی کھڑکی کھلواتی تھی، کھڑکی سے پانی نکل کر حوض میں آ جاتا تھا۔ جب ضرورت ہوتی تو در میانی کھڑکی کہو کے باتا تھا۔ اس طرح بند کے اندر کا پانی ختم نہ ہونے پاتا کہ دوسرے سال کی برسات کا پانی آئر جمع ہونے لگتا۔ 80

⁶⁷. Al-Qur'ān, Sūrah al Sabā, 34:16

⁶⁸. Ḥussain b. Mas'ūd Baghvī, *Ma 'ālim al Tanzīl*, First (Beirut: Dar Aḥyā-al-Turasth-al-'Arabī, 1420). V.3. p.676

ایسے بہت سے ڈیمنر بنانے کی طرف رہنمائی خلافت راشدہ سے ملتی ہے۔ علامہ شبلی نعمانی کھتے ہیں کہ حضرت عمر آبپاشی کا ایک بڑا محکمہ وجود میں لائے تھے۔ خاص مصر میں ایک لاکھ ہیں ہزار کارکن روزانہ سال بھر ڈیمنر تیار کرنے، پانی کی تقسیم کرنے کے دہانے بنانے، نہریں نکا لنے اور اس طرح کے دیگر کاموں میں مصروف رہتے تھے اور یہ تمام مصارف بیت المال سے ادا ہوتے تھے۔ خوز ستان اور اہواز کے اصلاع میں جزر بن معاویہ نے حضرت عمر کی اجازت سے بہت سے نہریں کھدوائیں۔ جس سے بہت سی افتادہ زمینیں آباد ہو گئیں اور بھی سیکڑوں نہریں تیار ہوئیں۔ جس سے بہت سی افتادہ زمینیں آباد ہو گئیں اور بھی سیکڑوں نہریں تیار ہوئیں۔ جس کا پیۃ جستہ جستہ تاریخوں میں ملتا ہے۔ 60 سیلاب سے حرم مکہ کو محفوظ رکھنے کے لیے حضرت عمر نے دو سیلابی ڈیمنر بھی قائم کیے تھے جو صرف سیلاب کی تباہ کاریوں سے بچانے کے کام آتے تھے۔ چنانچہ ایک سیلاب جو ام شہور ہے ، حضرت عمر نے عہدِ خلافت میں آیا اور مسجد حرام تک پہونج گیا، حضرت عمر نے نیچے اوپر مشرف نے مسے مشہور ہے ، حضرت عمر کے عہدِ خلافت میں آیا اور مسجد حرام تک پہونج گیا، حضرت عمر نے نیچے اوپر دوبند بند ھوائے جس نے مسجد حرام کو سیلاب کی زدسے محفوظ رکھا۔ 70

اس وقت پورے ملک میں دیام بھاشاڈیم بنانے کی مہم زوروں پرہے یہاں یہ سوال اہم ہے کہ کیاا یک ایساڈیم جس کی لاگت اٹھارہ سے بیں ارب ڈالر ہواور تغییر کادورانیہ بارہ سے چودہ سال ہو، کیاوہ صرف چندوں کی مددسے بنایا جاسکتا ہے؟ دنیا میں کسی ملک نے ایسے منصوبے پر کام شروع نہیں کیا جس کی مالیت اس ملک کی مجموعی قومی پیداوار کے تقریباً دس فیصد ھے کے برابر ہو۔ دنیا میں کہیں بھی اتنا بڑا منصوبہ چندے کی مددسے تغییر نہیں کیا گیاہے اور ان منصوبوں کے لیے عالمی مالیاتی اداروں سے قرضے لیے جاتے ہیں۔ اس لیے دیامر بھاشاڈیم جیسے منصوبے کو چندے کے ذریعے بنا ابعید العمل سامعلوم ہوتا ہے اس کی بجانے چھوٹے ڈیمنر بنانے جائیس کی۔

نتائج بحث:

متذکرہ بالا بحث سے یہ امور بخوبی مترشح ہورہے ہیں کہ پاکستان کے آبی مسائل میں بھارتی آبی جارحت اور ڈیمنر کی تعداد میں اضافہ نہ کرنااور موجودہ ڈیمنر کے ذخیرہ کی صلاحیت کو نہ بڑھانا اہم ہیں۔ بھارتی آبی جارحیت کو رو کنااور بڑے ڈیمنر کا بنوانامشکل امور میں سے ہیں لیکن اگر مناسب آبی انتظامات کیے جائیں اور آبی ضیاع و آبی آلودگی پر قابو پالیاجائے اور آب پاٹنی کا فی حد تک کم پالیاجائے اور آب پاٹنی کا فی حد تک کم

⁶⁹. Allamāh Shiblī No'manī, *Al-Farūq* (Karachi: Dār al-Ishā't, n.d.). V.2.p.210

⁷⁰. Balādhurī, *Fatūḥ Al-Buldān*. V.1.p.61

The Scholar Islamic Academic Research Journal

Vol. 6, No. 1 || January-June 2020 || P. 1-25 https://doi.org/10.29370/siarj/issue10ar3

کی جاسکتی ہے۔ ان امور کے مناسب حل اسلامی شریعت نے فراہم کیے ہیں اور آبی ضیاع و آبی آلود گی کو ممنوع قرار دے کر کم پانی سے زیادہ استفادہ کے اصول فراہم کیے ہیں۔ اور ضرورت ان امور کو قابل عمل بنانے کی ہے۔ ان مسائل کو سلجھانے کے لیے تعلیمات اسلامی سے بہتر کوئی اور متبادل ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ یہ اخلاقی امور میں سے ہیں اور اخلاقی امور کی ترویخ اسلام سے بڑھ کر کوئی اور کر ہی نہیں سکتا۔ اس امر کے لیے ضروری ہے کہ آبی معاملات بارے اسلامی تعلیمات کو عام کیا جائے تا کہ اسلامی تعلیم و شعور کی بدولت پانی کی قدرو قیمت پاکستانی عوام کے ذہن میں راشخ کی جاسکے اور اسراف و تبذیر کوروک کریانی کی بچت کے ذریعے آبی قلت کو کم کیا جاسکے۔

This work is licensed under a **Creative Commons**

Attribution-NonCommercial-ShareAlike 4.0 International (CC BY-NC-SA 4.0)